❁❁❁ تقریر ❁❁❁

وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف:110)

کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

تمام قوموں کو جس ذات سے ملی برکت
یہی ہے اہلِ نظر ہاں یہی وہ فضلِ عمر

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کی 52 علامات میں سے 35 ویں نمبر پر بیان ہوئی ہے۔اِس کے سیاق وسباق میں یعنی 34 اور 36 کو اگر اس علامت کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو مضمون زیادہ اُبھر کر سامنے آتا ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے لیکچر "الموعود" میں 34 نمبر پر یہ علامت بیان فرمائی کہ "وہ اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا" اور نمبر 36 پر بیان فرمایا کہ "قومیں اُس سے برکت پائیں گی"۔(الموعود صفحہ 72) اب مفہوم یوں ادا ہو گا کہ حضرت مصلح موعودؓ شرک وبدعات سے بگڑی قوموں کو آزاد کروائیں گے جس سے آپؓ کو زمین کے کناروں تک شہرت ملے گی اور آپؓ کے مبارک وجود سے قومیں برکت پا کر اسلام احمدیت کی حقیقی تعلیم سے آشنا ہوں گی۔

سامعین! اصل مضمون کی طرف آنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے کناروں کی تشریح کر دی جائے۔دنیا کے بعض ایسے مقامات ہیں جن کو دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔وہاں مخصوص جگہوں پر The end of the earth یا Date Line کے بورڈز لگے ہوئے ہیں جیسے ناروے، فجی، پُرتگال وغیرہ۔پھر آبادی کا ہر وہ حصہ جہاں سے آگے سمندر ہی سمندر ہے وہ دنیا کا کنارہ کہلا سکتا ہے۔جیسے امریکہ، رشیا، فن لینڈ، مختلف جزائر اور جاپان وغیرہ۔ویسے بھی کنارے یا کناروں سے مراد دنیا کا چپہ چپہ مراد ہو سکتا ہے جہاں آپؓ نے شہرت پانی تھی، وہاں رسومات اور بدعات کی دلدل میں پھنسے اسیروں کو رہائی دلوانی تھی اور قوموں نے آپؓ کے مبارک وجود سے برکتیں حاصل کرنی تھیں۔

سامعین! آج یہ علامت کہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی جس طرح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وجودِ باجود میں حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔اس کے ثمرات دیکھ کر اور اخبارات و رسائل میں پڑھ کر دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے لبریز ہو جاتا ہے۔

اگر اُس دَور کا احاطہ کریں جب حضورؓ نے جماعت کی قیادت کی اہم ذمہ داریاں سنبھالیں اور پھر جس طرح اپنوں اور غیروں نے قدم قدم پر رکاوٹیں ڈالیں، مخالفتیں کیں اور مشکلات ومصائب کے طوفان بپا کئے۔اِن مشکل ترین حالات اور مادیت و دہریت کے غلبہ کے دَور میں آپؓ نے اسلام احمدیت کی تبلیغ واشاعت کا بیڑہ اُٹھایا اور اس زور کے ساتھ آپؓ نے تبلیغِ اسلام کی کہ اپنے وفادار ساتھیوں کے ساتھ دُنیا میں ایک جال بچھا دیا اور اپنے 52 سال دورِ خلافت میں حیرت انگیز خوشکن نتائج برآمد ہوئے کہ آپؓ نے دنیا کے کونے کونے میں شہرت پائی۔قوموں نے آپؓ کے وجود سے برکتیں حاصل کیں اور دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہوا کہ اپنے اور غیر ان حیرت انگیز کامیابیوں کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

مصر کے رسالہ الفتح نے یوں خراج تحسین پیش کیا۔

"جو شخص بھی اِن لوگوں کے حیرت زدہ کارناموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر رہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔ صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں۔"

(الفتح 20 جمادی الثانی 1371ھ از الفضل 18 فروری 1955ء)

سامعین! دنیا کے کونے کونے میں شہرت پانے کا اگر مختصر جائزہ لیں تو آپؓ کے بابرکت دَور میں جہاں جہاں احمدیت پھیلی اُن میں جن کو برملا طور پر دنیا کا کنارہ کہا جاسکتا ہے اُن میں سپین (پُرتگال) انگلستان، ماریشس، انڈونیشیا، فجی، جاپان اور امریکہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، جرمنی، گھانا، سیرالیون، نائیجیریا، برما، سنگاپور، ملایا وغیرہ ممالک شامل ہیں جہاں آپؓ کے دور میں مبلغین کرام نے احمدیت کے جھنڈے گاڑے۔ آپؓ کے دور میں ایک رپورٹ کے مطابق 284 مساجد قائم ہو چکی تھیں جہاں پانچ وقت اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے صحراؤں میں

اسی طرح 35 ممالک میں 100 کے قریب حضرتِ محمودؓ کے ایاز یعنی مبلغین کرام مستعدی کے ساتھ خدمتِ دین بجا لا رہے تھے جن کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ سے کئے گئے اِس وعدہ کو پورا ہوتے ہم میں سے اکثر نے دیکھا کہ

"مَیں تیرے خالص اور دلی مُحبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اِن کے نفوس و اموالِ میں برکت دوں گا"

سامعین! پیشگوئی میں آپؓ کے متعلق لکھا تھا کہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ آپؓ کے مبارک دَور میں چودہ زبانوں میں تراجم ہو کر شائع ہوئے جن میں انگریزی، ڈچ، جرمن ملائی، گورمکھی، لوگنڈا اور سواحیلی وغیرہ زبانیں شامل ہیں۔

مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور نے ایک جلسہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے مخالفوں اور حریفوں کو مخاطب ہو کر کہا تھا:

"کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے.... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے.... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں، مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"

("ایک خوفناک سازش" مصنف مولوی مظہر علی مظہر۔ صفحہ 195-196 روزنامہ الفضل۔ 17 فروری 2003ء صفحہ 13)

سامعین! اس پیشگوئی کے تمام الفاظ تبلیغ دین اور خدمتِ اسلام پر ہی دلالت کرتے ہیں۔ پس زمین کے کناروں تک شہرت پانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ موعود زمین کے کناروں تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچائے گا اور نہ صرف پہنچائے گا بلکہ اس بناء پر وہ یگانہ روزگار ہوگا اور دُنیا اس امر کو تسلیم کرے گی کہ یہ عظیم الشان کارنامہ اس برگزیدہ فرزند ارجمند کے ہاتھوں سرانجام پایا ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں جتھے اور برادریاں یہ کام کر دکھانے سے عاجز ہوں گی اور اپنے عجز کا خود اقرار کریں گی۔ گویا محض شہرت ہی نہیں بلکہ وجہ شہرت امتیازی نشان کی حامل ہوتے ہوئے اس موعود کی علامتوں میں سے ایک عظیم الشان علامت ہوگی۔

اب اس شہرت کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک وہ کہ جو ذاتی طور پر صرف آپؓ کی ذات کو دنیا میں حاصل ہوئی اور دوسری وہ جو بحیثیت جماعت کا امام ہونے کے آپؓ کو ملی۔ جماعت کا امام ہونے کے لحاظ سے جو شہرت حاصل ہوئی۔ اس کا کچھ اندازہ جماعت احمدیہ کے ان مشنوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کر رہے ہیں اور جن کی تفصیل قدرے اوپر بیان کر آیا ہوں۔

اخبار آگرہ۔ 21 اگست 1923ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"اب فرقہ احمدیہ کے سردار حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ تھوڑے ہی زمانہ میں مذہبِ احمدیہ دور دراز ممالک میں جا پہنچا ہے اور جا بجا اپنی بنیادوں کو مستحکم کرتا چلا جاتا ہے۔ ہر ملک میں اس مذہب کے مبلغ موجود ہیں۔"

مشہور مستشرق سر فرانسس ینگ ہسبنڈ صدر سوسائٹی فار پروسوئنگ دی سٹڈی آف ریلیجینز انگلینڈ نے کتاب "ڈان اِن انڈیا" میں لکھا:

"زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ ہندوستان میں مسلمانوں میں ایک اصلاحی اور مذہبی تحریک اٹھی ہے۔ 1890ء کے قرب وجوار میں ہی یہ تحریک معرضِ وجود میں آئی۔ اس کی بناء مرزا غلام احمد صاحب نے جیسا کہ انہوں نے خود اس کا اظہار کیا ہے، الٰہی منشاء اور حکم کے تحت ڈالی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ وہ مہدی موعود ہیں۔ جن کے آنے کی خبر پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور وہ وہی مسیح ہیں جس کی آمد ثانی کی انجیل میں بھی پیشگوئی موجود ہے۔ آپؑ کے متبعین کے نزدیک اس تحریک کو اسلام سے وہی نسبت ہے جو آغاز کار عیسائیت کو یہودیت سے تھی لیکن احمدیت شجر اسلام کی محض ایک کونپل یا شاخ نہیں بلکہ یہ بذاتِ خود اسلام کا دوسرا نام ہے۔ اس کے بانی نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ کوئی نئی کتاب یا شریعت لے کر آئے ہیں۔ ان کا دعویٰ صرف یہ تھا کہ وہ اسلام اور اس کی تعلیمات کو اسی شکل میں پھر پیش کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے یہ نہیں کہا کہ وہ اس بات پر ایمان لے آئیں کہ مسیح کی روح ان میں حلول کر گئی ہے۔ انہوں نے صرف یہ دعویٰ کیا کہ میں مسیح کی خو بو اور اس کے اوصاف لے کر اس دنیا میں مبعوث ہوا ہوں۔

اگرچہ وہ قادیان جیسے غیر معروف اور چھوٹے سے گاؤں کے رہنے والے تھے اور اسی گمنام جگہ میں رہ کر وہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ منکشف فرمایا کہ تین سو سال کے اندر اندر تمام مغربی ممالک اسلام کی آغوش میں آجائیں گے اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے نہایت قلیل تعداد میں رہ جائیں گے۔

ابتدا ہی سے ان کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی وہ تحریک جس کی بنا پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے ڈالی تھی رفتہ رفتہ بڑھتی جارہی ہے۔ اس تحریک کے موجودہ امام مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ ان کے ماننے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے اور یورپ، ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک میں جماعت احمدیہ کی شاخیں ہیں۔"

("Dawn in India" by sir Frances young Husband President society for promoting the study of Religions England)

سامعین! اخبار ڈیلی کرانیکل نیروبی مشرقی افریقہ نے لکھا۔

"جہاں تک مشنریز کی آمد ورفت کا تعلق ہے۔ "امام" (حضرت امام جماعت احمدیہ) کے مبلغین نے ہوا کا رخ بالکل پھیر کر رکھ دیا۔ پہلے عیسائی مشنری مغرب سے مشرق کی طرف جارہے تھے۔ اب مبلغین اسلام مشرق سے مغرب کی طرف جارہے ہیں۔ اسلام کے یہ سپاہی آج کل یورپ میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ واشاعت کے وسیع انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ یہ تمام مبلغین جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے موجودہ امام اور پیشوا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا یہ دعویٰ ہے کہ تمام وہ صداقتیں جو فرداً فرداً دیگر مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ قرآن میں موجود ہیں۔ امام کے مبلغ پہلے ہی سے فرانس، برطانیہ، اٹلی، سپین، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ وغیرہ میں موجود ہیں۔ وہ یورپ میں تبلیغ اسلام کی نئی مہم کا آغاز کرنے کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں۔"

(Daily Chronical Nairobi 5th July 1948)

سامعین! 1924ء میں لندن میں ویمبلے نمائش کے موقع پر تمام مذاہب کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس موقع پر جماعت کی طرف سے متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ حضور خود انگلینڈ تشریف لے جائیں اور مذاہب کی اس عظیم الشان کانفرنس میں اسلام کی برتری پر لیکچر فرماویں۔ چنانچہ حضور 12 جولائی 1924ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بنفسِ نفیس انگلینڈ تشریف لے گئے۔ اس موقع پر انگلستان کے اخبارات میں حضور کا جو تذکرہ ہوا۔ وہ بھی حضور کی شہرت کا باعث ہوا۔

چنانچہ مشہور اخبار "ٹائمیز آف لندن" نے لکھا:

اس وقت سر تھیوڈور ماریسن جوڈرہم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ کرسیِ صدارت پر متمکن ہوئے۔ سلسلہ احمدیہ کے امام حضرت مرزا محمود احمد صاحب کو جو مسیح موعود کے خلیفۂ ثانی کے لقب سے ملقب ہیں۔ انٹروڈیوس کیا۔ جنہوں نے فرمایا کہ میں اپنے ملک میں دس یا بارہ ہزار کے مجمع میں چھ چھ گھنٹے تک بولنے کا عادی ہوں۔ لیکن چونکہ مجھے لکھے ہوئے مضامین پڑھنے کی عادت نہیں۔ اس لئے میں اجازت چاہتا ہوں کہ میرے سیکرٹریوں میں سے ایک میرا مضمون پڑھ کر سنائے۔

"قادیان کا گاؤں جو پنجاب میں واقع ہے اور اس سلسلہ کا مرکز ہے۔ دنیا کے اطراف سے زائرین کھینچ رہا ہے۔ قریباً پندرہ صد آدمی مختلف ممالک سے وہاں آباد ہونے کے لئے

چلے گئے ہیں اور قریباً تین صد آدمی روزانہ امام کے دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ مسیح موعود نشانات اور معجزات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہر ایک صفت کا مظہر تھے اور آپ کے موجودہ جانشین نے محض خدا کے فضل سے کئی موقعوں پر اس کے شیریں کلام کو سنا اور اپنی ذات میں یا اپنے ذریعہ دوسرے لوگوں میں خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کا تجربہ کیا۔"

(Times of London 24 April 1924)

کرسچن ہیرلڈ اینڈ سائنز آف آور ٹائیمز نے "مشرق کا ایک مقدس انسان مغرب میں" کا عنوان دے کر لکھا:

"ان لوگوں میں جو مذہبی کانفرنس میں شمولیت کے لئے آئے ہیں۔ ایک وجود جو نہایت ہی موجب دلچسپی ہے۔ خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ کا ہے۔ یہ سلسلہ ایک اسلامی تحریک ہے۔ جو پچاس سال ہوئے انڈیا میں شروع ہوئی۔ خلیفۃ المسیح پینتیس سال کی عمر کے ہیں۔ آپ کا چہرہ ہاتھی دانت کی طرف سفید ہے۔ جس کے ساتھ گھنی سیاہ داڑھی ان کی خوبصورتی اور دلکشی اور بھی بڑھا دیتی ہے۔ وہ ایک زبردست وفد لیکر آئے ہیں۔

یہ خلیفۃ المسیح کا پہلا تجربہ ہے۔ جو ذاتی طور پر انہوں نے مغربی تہذیب کے متعلق کیا ہے اور جو کچھ لندن میں دیکھا ہے۔ اس سے متعجب ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آج کل کے موسم کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا:

"میں اس سردی اور بارش سے ذرا نہیں گھبرایا۔ انہوں نے مزید فرمایا۔ ہم یہاں کام کرنے کے لئے آئے ہیں۔ بارش اور بادل کے باوجود ہم کام پر پوری توجہ دیں گے۔"

(Christen Harald Signes of our Times 24 September 1924)

سامعین! اخبار ڈیلی ایکسپریس "مشرق سے مقدس انسان" کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ:

"ان نہایت ہی شاندار اجتماعوں میں سے جو لنڈن میں کبھی ہوئے ایک وہ شاندار اجتماع تھا جو کل امپیریل انسٹیٹیوٹ میں مذاہب کانفرنس کے افتتاح کے لئے منعقد ہوا۔ حاضرین میں سے ایک نہایت ہی ممتاز صورت ہز ہولی نیس خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تھی جو کہ اسلامی سلسلہ احمدیہ کے امام ہیں۔ خلیفۃ المسیح برف کی مانند سفید دستار باندھے ہوئے تھے اور آپ کے ہمراہ تیرہ سیکرٹری تھے جو ہندوستان سے آپ کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کی پگڑیاں سبز رنگ کی تھیں۔"

(Daily Express 23 September 1924)

سامعین! ایک مخالف اخبار جماعت احمدیہ کا ذکر کر کے لکھتا ہے، قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ قرآن کریم کے مختلف سات زبانوں میں جو ترجمے ہو رہے تھے وہ بھی پایہ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ فرانس، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، شمالی اور جنوبی امریکہ، افریقہ، مصر، فلسطین، عراق، ایران، جزائر شرق الہند وغیرہ میں بھی مبلغ متعین ہیں۔ سن رہے ہیں ہمارے علمائے کرام!.... ان کا حریف اتنی دور نکل گیا ہے کہ تعاقب کے لئے بہت ہمت چاہئے۔"

(احراری اخبار زمزم 3 جنوری 1947ء از روزنامہ الفضل ربوہ۔ 19 فروری 1963ء)

انگلستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور 18 نومبر 1924ء کو واپس بمبئی روانہ ہوئے۔ حضور کے بمبئی میں ورودِ مسعود پر بمبئی کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار ٹائمز آف انڈیا نے لکھا:

"حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ جو کل اپنے لمبے سفر انگلستان سے واپس تشریف لائے ہیں ہمارے نمائندہ نے ان سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات نہایت ہی دلچسپ اور نئی روشنی دینے والی ثابت ہوئی۔ اس نئی اسلامی جماعت کے امام ایک ذی علم اور روشن دماغ نوجوان ہیں اور انگریزی خوب روانی سے بول لیتے ہیں"

("Times of India:19th November 1924)

اب میں جماعتی شہرت کو لیتا ہوں۔ حضور خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو دعویٰ فرمایا تھا کہ ان کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا وہ بہت شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہیں اور دنیا میں کوئی ایسا گوشہ نہیں جہاں پر خدائے واحد کا مقدس پیغام نہ پہنچا ہو اور یہی سب سے بڑی شہرت ہے کہ آپ کے خدام دنیا کے ہر ملک میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہندوستان سے باہر صرف ایک ہی مشن تھا اور وہ تھا مشن لنڈن۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے زمانہ میں مختلف ممالک میں تیس کے قریب مشن قائم ہوئے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ "وہ زمین کے کناروں تک شُہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" حضرت مصلح موعود کے وجود بابرکت کے ذریعے پوری شان سے پورے ہو چکے ہیں۔ اہل بصیرت کے لئے یہ ایک کھلا نشان ہے۔

کہ عطرِ رضا سے وہ ممسوح ہے
وہ سارے زمانے کا ممدوح ہے
ہے فضلِ خدا اس پہ سایہ فگن
وہ روحِ زمانہ وہ فخرِ زمن

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ایک بات اس میں یہ تھی کہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی اور دنیا میں بہت سارے مشن کھلے۔ بلکہ بعض مشن بعد میں بند بھی ہوئے۔ آپ کے زمانے میں سیلون، ماریشس، سماٹرا، سٹیریٹس سیٹلمنٹس (Straits Settlements)، چین، جاپان، بخارا، روس، ایران، عراق، شام، فلسطین، مصر، سوڈان، ابی سینیا، مراکو، چیکوسلواکیہ، پولینڈ، رومانیہ، یونائیٹڈ سٹیٹس، ارجنٹائن، یوگوسلاویہ۔ تقریباً کوئی 35-34 ممالک میں مشن کھلے اور تبلیغ اسلام پھیلی اور فرمایا کہ ہزاروں مسیحی میرے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہوئے۔ اس طرح میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی جو تبلیغ ہے وہ ساری دنیا پر حاوی ہو جاتی ہے۔" (ماخوذ از الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 611)

(خطبہ جمعہ 20 فروری 2009ء)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 21 فروری 2020ء میں فرماتے ہیں:

"جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج دنیا گواہ ہے کہ اس موعود بیٹے نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی ہے اور بیرونِ ہندوستان یا بیرونِ قادیان دنیا کا ہر مشن آپؓ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ بہت سارے مشن دنیا میں حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں قائم ہوئے تھے اور وہی سلسلہ، اسی نظام کا سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔"

پس مصلح موعود کی اس مخصوص صفت کے ماتحت جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لے کر دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے اور ہر ملک اور ہر علاقہ اور ہر شہر میں پہنچ کر قوموں کو برکت دیتی چلی جائے۔ بے شک اس وقت بھی دنیا کے بہت سے آزاد ممالک میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام کی تبلیغ کے لئے پھیلے ہوئے ہیں مگر دنیا کی وسیع آبادی کے مقابل پر ان مبلغوں کی تعداد گویا آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں لہٰذا اب وقت ہے کہ جماعت کے مخلص فدائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آگے آئیں اور ہر چہار اکناف عالم میں پھیل کر دنیا بھر کی قوموں کو برکت دیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ موجودہ رفتار سے اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کا مقصد ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایک طرف جماعت کی والہانہ جدوجہد اور دوسری طرف خدا کی معجز نما نصرت کی ضرورت ہے۔

سخت مشکل ہے کہ اس چال سے منزل یہ کٹے
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پَر پیدا کر

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

۞۞۞۞